|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144610280167

محترم مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ان مسائل کے بارے میں شرعی رہنمائی فرمائیں

1۔ میرے والد کامل صاحب کا انتقال ہوا ،انہوں نے ترکہ میں ایک گھر چھوڑا ،ورثہ میں بیوہ،دو بیٹےاور دوبیٹیاں شامل ہیں لیکن یہ گھر تقسیم نہیں ہوا،یہانتک کہ ہماری والدہ کا بھی انتقال ہوگیاوالدہ نے جو زیور چھوڑا تھا وہ ہم بہن بھائیوں نے شرعی اعتبار سے تقسیم کرلیالیکن گھر اب بھی تقسیم نہیں ہوا اس گھر میں ہم دو بھائی اور ایک بہن رہتے تھے اور ایک بہن الگ رہتی ہیں اب میرے بھائی کا بھی انتقال ہوگیا ان کی اولاد نہیں ہے،میرے بھائی کے ورثاء میں ان کی بیوی،دو بہنیں اور ایک میں بھائی ہوں ، اب آپ ہمیں یہ بتائیں کہ یہ گھر کس طرح تقسیم ہوگا؟

2۔ والد صاحب کے مکان کو فروخت کیے بغیر ان سب حقداروں کا حق ہم ادا کرنا چاہیں تو اس کی صورت بھی بتادیں۔

3۔ والد صاحب کے چھوڑے ہوئی گھر کا ایک حصہ ہم کرائے پر دیتے تھے،جو کرایہ آتا تھا وہ ہم چاروں بہن بھائی شرعی اعتبار سے تقسیم کرلیا کرتے تھے،بھائی کے انتقال کے کچھ عرصہ پہلے سے یہ خالی پڑا ہوا ہے،اب بھائی کے انتقال کے بعد ہم دوبارہ اس کو کرائے پر دینا چاہتے ہیں اس کے بارے میں رہنمائی فرمائیں کہ ایسا کرنا ٹھیک ہے؟

مستفتی:محمد عامل

03150834665

**الجواب حامدا ومصلیا**

1۔ صورت مسئولہ میں مرحوم نے جو کچھ نقدی ،زیور ،جائیداد،چھوٹا،بڑا سامان چھوڑاہو اس میں سے پہلے مرحوم کی تجہیز وتکفین کے متوسط اخراجات نکالے جائیں گے ،پھر اگر مرحوم کے ذمہ کچھ قرض ہوتو وہ ادا کیا جائے ،پھر اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کسی غیر وارث کے حق میں کی ہو تو ایک بٹا تین3/1کی حد تک اس کے مطابق عمل کیا جائے اس کے بعد جو ترکہ بچے اس کو (48) حصوںمیں تقسیم کیا جائے اس میں مرحوم کے حیات بیٹے کو(22)حصے،اور مرحوم کی ہر ایک بیٹی کو(1ا)حصے اور مرحوم کے مرحوم بیٹے کی بیوہ کو(4) حصے دیے جائیں گے۔

|  |  |  |  |
| --- | --- | --- | --- |
| 6/48 |  | | |
| بیٹا  2 | بیٹا | بیٹی | بیٹی |
| 2 | 1 | 1 |
|  | 16 | 8 | 8 |

1

2 بیٹا

8

4/16

|  |  |  |  |
| --- | --- | --- | --- |
| بیوہ | بھائی | بہن | بہن |
| 1 | 3 | | |
| 4 | 6 | 3 | 3 |

یعنی اگر ترکہ (100) روپے ہوتو اس میں سے حیات بیٹے کو( 45.833)روپے اور اور مرحوم کی ہر ایک بیٹی کو(22.916)روپے،اور مرحوم کے مرحوم بیٹے کی بیوہ کو (8.333)روپے دیے جائیں گے۔

2۔ واضح رہے کہ میت کے متروکہ مال وجائیداد میں ورثاء اپنے اپنے شرعی حصص کے بقدر مستحق ہوتےہیں لہذا اگر کوئی وارث یہ چاہتا ہے کہ مکان فروخت کیے بغیر سب حقداروں کا حق ادا کردےتو اس کو چاہیے کہ وہ مکان کی موجودہ قیمت لگا کر اس میں جوحصہ قیمت کے اعتبار سے جس وارث کابنتا ہےاس کے حصے کوباہمی رضامندی سےاپنی طرف سے قیمت ادا کرکے خرید لے۔

3۔ والد صاحب کے متروکہ مکان کو دوبارہ کرائے پر دینا چاہیں تو تمام ورثاء کی دلی رضامندی سے دے سکتے ہیں اور جو کرایہ وصول ہو اس کو بقدرِحِصص کے تقسیم کرلیں۔

لما فی فتاوی الھندیہ:

"إذا كانت التركة بين ورثة فأخرجوا أحدهما منها بمال أعطوه إياه والتركة عقار أو عروض صح قليلا كان ما أعطوه أو كثيرا".

 (ج4، ص268،ط رشیدیہ)



28/10/1446ھ 27/04/2025ش

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفر اللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

28/10/1446ھ

27/04/2025ش